تحریکاتِ اسلامیہ پر
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ
کے اثرات کا ایک جائزہ

مولانا حامدالحق حقانی

جن لوگوں نے حضرت مولانا عبدالحقؒ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا انہیں کیسے بتلائیں کہ مرحوم ایمان واستقامت‘ علم وعمل‘ تواضع وتقدس‘ شفقت ومرحمت‘ زیبائی و رعنائی اور نور ونکہت کی کتنی دلکش تصویر تھے۔ حق یہ ہے کہ زبان و بیان کا کوئی اسلوب مولانا مرحوم جیسی متاع یوسفی کی صحیح تصویر کشی نہیں کرسکتا۔ آہ!

مختصر تاریخ خاندانِ حقانی وحضرت شیخ الحدیثؒ وجامعہ دارالعلوم حقانیہ

حضرت شیخ الحدیثؒ کی ولادت با سعادت ضلع نوشہرہ علاقہ خٹک کے مرکزی قصبہ اکوڑہ خٹک میں محلّہ باغبانان کے اپنے قدیم اجدادی مکان میں علاقہ کے مشہور تجارت پیشہ اور زمین دار عالم شخصیت اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخونزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ کے گھر ہوئی۔ یہ خطہ اکوڑہ خٹک ایک ایسے گوہر نایاب کے آباء واجداد (اور بذاتِ خود حضرت شیخ الحدیثؒ مدفون جامعہ حقانیہ) کے اجسام مقدسہ کا مسکن و مولد اور آخری آرام گاہ مبارکہ ہے جن کے درخشاں کارناموں کی تاریخ دعوت وعزیمت صدیوں پر محیط ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے یہ بزرگان اور اکابرین پانچویں صدی ہجری میں افغانستان سے سلطان محمود غزنویؒ سلطان شہاب الدین غوریؒ پھر احمد شاہ ابدالیؒ (بحکم امام انقلاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) کی مجاہد افواج کے ہمراہ برصغیر پاک وہند (ہندوستان) کے جہاد کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے۔ ابتداء میں غزنی‘ غوڑہ مرغئی نامی علاقہ

سے جو یوسف زئی' خٹک اور دیگر مختلف افغان قبائل کی اصل آماجگاہ تھی' رہبر طریقت' قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے جدالا جداد اور اخونزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ کے والد گرامی اور خاندانِ اخوند زادگان صاحبان کے (بزرگ) حضرت مولانا اخوند زادہ عبدالرحیمؒ کے آباء و اجداد سوترہ/کرک (علاقہ خٹک) میں قیام پذیر رہے۔ بعد میں دیگر پشتون قبیلوں کے ساتھ حضرت مولانا اخونزادہ عبدالرحیمؒ اپنے خاندان کے ہمراہ اکوڑہ میں علاقہ خٹک کے مرکزی' علمی' ادبی اور روحانی مقام سرائے' ملک پورہ (اکوڑہ خٹک) میں تبلیغ دین کے سلسلے میں شاہجہانی دور کے مشہور بزرگ شیخ اخ الدین سلجوقی ؒ المعروف اخوندالدین باباؒ (استادِ شیخ رحمکار حضرت کاکا صاحبؒ) کے مزار کے قریب محلوں میں آباد ہوئے۔ تاریخ پاکستان گواہ ہے کہ حضرت اخونزادہؒ کی پانچویں پشت (شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ جیسی عظیم اولاد) اور پھر حضرت شیخ الحدیث کی اپنی اولاد اور خصوصاً آپ کے فرزند اکبر اور جانشین قائد جمعیت علماء اسلام پاکستان (مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم) نے شروع دن سے آج تک اسلامی انقلابی' جہادی' روحانی' تعمیری' تعلیمی' فلاحی' علمی و ادبی' پارلیمانی و سیاسی خدمات کی تاریخ رقم کی۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فلسفوں کے تسلسل کی بے نظیر مثال دارالعلوم حقانیہ ہے۔ ہندوستان کے ممتاز عالم دین مصنف و مؤرخ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ (علی میاں) کے بقول کہ آج دارالعلوم حقانیہ قافلہ ولی اللّٰہی حضرت سیّد احمد بریلوی شہیدؒ حضرت سیّد اسماعیل شہیدؒ کے خون سے سینچا ہوا گلستان ہے۔ حق و باطل کے مابین تاریخی جنگ اکوڑہ 20 جمادی الاولیٰ 1242ھ بمطابق 20 دسمبر 1822ء و جنگ شیدو 12 جمادی الاخریٰ 1242ھ میں (شہدائے بالاکوٹ کا) مرکزی میدان رہا۔ اور آج ایک بار پھر حضرت شیخ الحدیثؒ کے شاگردوں نے روسی استعمار اور کمیونزم کو شکست فاش دینے کے بعد امریکی اور صیہونی استعمار کو ہمیشہ ہمیش کیلئے شکست فاش دینے کا عزم کر رکھا ہے۔ افغانستان میں پہلے حضرتؒ کے شاگرد مجاہدین نے اور بعد میں آپ کی روحانی

اولاد تحریک طالبان نے امارت اسلامی افغانستان میں پہلی مکمل آزاد خود مختار اسلامی حکومت امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد (اخونزادہ) کی قیادت میں قائم کی۔ان شاء اللہ خدمات کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔اللھم زد فزد (آمین)

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عالم اسلام کی اس عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی جامعہ دار العلوم حقانیہ کی ابتداء حضرت شیخ الحدیثؒ کی آبائی مسجد (مسجد قدیم مولانا عبدالحق حقانی) سے ہوئی۔قیام پاکستان کے آغاز میں محلہ ککے زئی اکوڑہ خٹک میں ایک چھوٹی سی کچی مسجد (تاسیسی مرکز) میں تعلیمات اسلامیہ کا مبارک آغاز حضرت شیخ الحدیثؒ نے اپنے دست مبارک سے ذیقعدہ 1366ھ بمطابق ستمبر 1947ء میں کیا اور اس اسلامی مدرسہ میں تعلیمات نبویؐ کا سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رکھا۔حضرت شیخ الحدیث کے بقول میں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے مادر علمی دار العلوم دیو بند کے اسلاف کے طریقہ کے مطابق ایک استاد (محمود اور اکلوتے شاگرد محمود) کی طرح مدرسہ حقانیہ کی بنیاد توکل اور للّٰہیت پر رکھی۔ابتداءً دیو بند کے اسلاف کی طرز پر مسجد میں موجود شہتوت کے درخت کے سایہ تلے اور کبھی مسجد کے کچے برآمدے سے دار الحدیث کا کام لیتے رہے۔آغاز میں مدرسہ کے اکثر اخراجات حضرتؒ کے والد گرامی اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ صاحب جو کہ علاقہ کے تجارت پیشہ اور زمین دار عالم دین شخصیت تھے اور مجاہد اعظم حضرت حاجی ترنگزئی باباجیؒ کے ہمراہ انگریز کے خلاف مشہور تحریک میں معاون تھے' نے اپنے ذاتی اخراجات سے چلایا۔صدیوں سے قائم یہ مسجد تصوف' روحانیت اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کے فروغ کے ساتھ ساتھ تحریکات اسلامیہ' انقلابات اور جہاد کا بنیادی مرکز رہی۔(خصوصاً قصبہ اکوڑہ و علاقہ ضلع نوشہرہ) اور سرحد کی غیور اقوام' پاکستان و عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے حضرتؒ کا آخر دم تک بھرپور ساتھ دیا۔حضرت شیخ الحدیث نے بھی بغیر کسی دنیاوی نمود و نمائش اور فائدے کے بارہا بحیثیت ممبر قومی اسمبلی اور اپنے فرزند سینیٹر مولانا سمیع الحق کے ہمراہ

اپنے ضلع نوشہرہ کے عوام کی ہر ممکن خدمت کی۔ اپنے حلقہ انتخاب میں کروڑوں روپوں کے حکومتی ترقیاتی منصوبوں کا جال بھی آپؒ نے اور آپ کے فرزند نے اپنے اپنے ادوار میں بچھایا، جس سے آج بھی حلقہ کے لوگ فلاح و بہبود کا کام لے رہے ہیں۔

دارالعلوم ﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ اور ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) کا کامل نمونہ

بالآخر شعبان 1954ء میں ''مدرسہ حقانیہ'' مسجد حقانی سے مستقلاً جی ٹی روڈ شاہراہ پاکستان پر وسیع و عریض رقبہ میں منتقل ہو گیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس درخت کا سایہ ایک عظیم الشان بلند و بالا شجر سایہ دار جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا اور اس کے برگ و بار و تازگی و شگفتگی نے ایک عالَم کو چھاؤں بخشی اور اس کے اردگرد جمع ہونے والوں کو نئی منزلوں سے نہ صرف آشنا کیا بلکہ نئی رفعتوں پر پہنچا دیا۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے ہندوستان میں انگریزی استعماری قوتوں کے خلاف تحریک آزادی کا علَم جہاد بلند کیا تو اسی کے ایک ہونہار فرزند دارالعلوم حقانیہ نے ہمیشہ پاکستان میں لادینی قوتوں اور خصوصاً افغانستان میں سرخ سامراج روس کو شکست فاش دے کر اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنے کا خصوصی اعزاز حاصل کیا۔ جامعہ حقانیہ جسے اکابرین دیوبند نے دیوبند ثانی کا خطاب دیا آج ایک عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی کی صورت میں حضرتؒ کے تقویٰ اور اخلاص کی یادگار ملت کی نئی نسلوں کو فیض یاب کرنے کی خاطر مستحکم بنیادوں پر قائم و دائم ہے، جسے کئی بزرگ شخصیات نے ''خدائی فلاحی اسٹیٹ'' بھی قرار دیا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے شیخ و مربی (اور بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کے روحانی فرزند اور جانشین) شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ نے 1937ء میں دینی اور عصری علوم کے مشترکہ مدرسہ تعلیم القرآن سکول (حال حقانیہ ہائی سکول واقع حقانیہ) کا افتتاح بھی مسجد قدیم میں فرمایا۔ بعد میں دارالعلوم حقانیہ میں واقع اس سکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے

20 اکتوبر 1958ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کا تاریخی ذاتی مکان بھی اس مسجد کی پشت پر واقع ہے۔

آپ کی جدائی کے بعد بھی ان تیرہ برسوں میں حضرت شیخ الحدیثؒ (دادا جان) کے فیوضات و برکات جامعہ حقانیہ سے نکلی ہوئی تحریکوں پر بدرجہ اتم مرتب ہوتے گئے۔ جامعہ حقانیہ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے افغان جہاد میں مصروف العمل شاگردوں کی ایک عظیم قوّت طالبان اور مجاہدین اسلام' امارت اسلامی افغانستان کی مضبوط اور مستحکم بنیاد قائم کرنے میں جہد مسلسل سے بالآخر کامیابی و کامرانی سے فیض یاب ہوئی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اپنی روحانی اولاد طالبان کو زندگی بھر بے پناہ دعاؤں سے نوازا تھا۔ پاکستان اور افغانستان' بلکہ پورے عالم اسلام میں اسلامی نظام کے نفاذ اور انقلاب برپا کرنے کا درس دیا تھا۔ آج وہی وعظ و نصیحت اور دعائے نیم شبی رنگ دکھا رہی ہے اور آج طالبان کا سفید پرچم حقانیہ سے لے کر کابل اور مزار شریف پر لہرایا جا رہا ہے۔ شیخ القرآن والحدیثؒ دارالحدیث ہال میں صحاح ستہ کی بابرکت اور متبرک کتب بخاری و ترمذی شریف کے دروس ابواب الجہاد اور ملک بھر میں کی ہوئی تقاریر کے دوران اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ان شاء اللہ بہت جلد پاکستان اور افغانستان میں ان دینی مدراس کے وظائف پر گزر اوقات کرنے والے' بے سروسامانی کی زندگی گزارنے والے اور دنیا کے عیش و عشرت کو ٹھکرانے والے منبر و محراب کے بوریا نشین طالبان کی بے مثال اسلامی حکومت قائم ہو کر رہے گی' جس کے ساتھ ہی اس کے جغرافیائی اثرات سے خصوصاً پاکستان' وسط ایشیا اور پورے خطہ میں اسلامی انقلاب کی تحریک زور پکڑے گی۔ چیچنیا' داغستان' تاجکستان اور ازبکستان میں اسلامی تحریکوں کا احیاء اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

پورے تیس برس سے زیادہ پارلیمنٹ میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے پرچم نبویؐ کے سایہ تلے برسر پیکار رہنے والے عظیم پارلیمنٹرین اور ملک و ملت کے روحانی بزرگ و پیشوا حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ گو آج ہماری

نظروں کے سامنے موجود نہیں رہے' لیکن ایک ولی اللہ ملنسار مرد درویش کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلماتِ حق اور اقوالِ زرین طالبان کی صورت میں پورے عالم کی نگاہوں کے سامنے زندہ جاوید تصویر کی صورت میں ایک عظیم مثال بنے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا بالخصوص اسلامی ممالک میں تحریکاتِ اسلامیہ زور پکڑ رہی ہیں۔ پچھلے شاطر سیاست باز حکمرانوں کو اپنی ذات اور کرسیوں کو بچانے کے لئے اسلامی نظام کے نفاذ کے خوشنما اعلانات کے نعروں کا سہارا لینا پڑا۔ ان 54 برسوں میں ملک عزیز پاکستان میں حکمران ٹولہ' کرپٹ اور قوم پرست سیاست دان اور چال باز بیوروکریسی کفر کی طاقتوں اور مغربی آقاؤں کے اشاروں پر ناچتے رہے۔ مختلف سابقہ قومی اسمبلیوں میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ' مجاہد اسلام مولانا مفتی محمود' بطل حریت مولانا غلام غوث ہزاروی کے دور میں' پھر ایوان بالا سینٹ میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کی جانب سے پیش کئے ہوئے اسلامی قوانین کے فوری نفاذ کے شریعت بلوں اور تحریکات کی تضحیک کی جاتی رہی اور تمسخر اڑایا جاتا رہا۔ آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کا پاکستان میں اسلامی انقلاب کا خواب ان شاءاللہ سچا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ آج ''وہی طبقہ'' پاکستان میں بے پناہ کرپشن اور لوٹ مار کر کے خزانہ خالی کرنے حتیٰ کہ ملک کو دیوالیہ بنانے کے بعد قدرت کی جانب سے مکافاتِ عمل کے طور پر الحمدللہ جیل کی چکیوں میں بند سخت احتساب کے عمل سے دوچار ہے یا جلاوطنی کی زندگی اختیار کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتا ہے۔ مستقبل قریب میں اب اگر احتساب کے نام پر فوجی حکمران اور مشترکہ این جی اوز اور نئے ناظمین کی بلدیاتی حکومتیں صرف اخباری اعلانات اور سیاسی دعوؤں سے عوام کو فریب اور طفل تسلیاں دیتی رہیں تو اس ملک میں نتیجتاً خونی انقلاب جنم لے سکتا ہے' جس سے بچنے کے لئے بالآخر عوامی اسلامی انقلاب ناگزیر ہوگا۔ اس عظیم منصوبے کے سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کے روحانی فرزندان حقانیہ نے جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے ان کے جانشین اور دفاعِ پاکستان و افغانستان کونسل

کے سربراہ قائد جمعیت مولانا سمیع الحق صاحب کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے مشن کے لئے بھرپور جدوجہد کا عہد کیا ہے۔

حالیہ ایام میں مادر علمی دارالعلوم حقانیہ میں ملک بھر کی چالیس دینی ومذہبی' سیاسی و جہادی اور فلاحی وسماجی جماعتوں کے سربراہوں نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تمام مسلکی اور علاقائی وسیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک میز پر اکٹھے بیٹھ کر پاکستان اور عالم اسلام خصوصاً افغانستان کے دفاع کے لئے حضرت شیخ الحدیثؒ کے فرزند اکبر مولانا سمیع الحق صاحب کو اس مشترکہ نئی تنظیم دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کا سربراہ منتخب کیا۔ بعد میں قائد جمعیت نے عالمی دیوبند کانفرنس اور جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے عظیم کنونشن کے بڑے بڑے عوامی جلسوں اور ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے امریکی' یہودی اور صہیونی طاقتوں' منافق حکمرانوں اور سیکولر سیاستدانوں کے خلاف طالبان طرز کی تحریک چلانے کا خاکہ پیش کیا' جس میں مینار پاکستان لاہور پر لاکھوں کی تعداد میں مجاہد نوجوان طالبان پاکستان کی عظیم الشان ریلی منعقد کرنے کا پروگرام بھی شامل ہے۔ طالبان کی بہت بڑی تعداد حضرت شیخ الحدیث اور مولانا سمیع الحق کی براہ راست شاگرد ہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کثرت سے فرمایا کرتے تھے کہ روس کے بعد ان شاء اللہ ربّ العزت ان خاک نشین جنود اللہ طالبان اور علماء حق کے ہاتھوں امریکہ اور دیگر لادینی قوتوں کو پاش پاش کردے گا۔

الحمد للہ دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی عظیم خدمات کا سلسلہ روز بروز پھیلتا چلا جارہا ہے اور پوری دنیا اس بات کی معترف ہوچکی ہے کہ اس دینی تعلیمی درسگاہ نے ایک بڑا انقلاب برپا کردیا ہے۔ یہ انقلاب تعلیمی' دینی' تربیتی' دعوتی' سیاسی اور دیگر شعبوں میں کامیاب رہا ہے۔ پھر خصوصاً روس کے خلاف جہادِ افغانستان کے بارے میں اس کا تاریخی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور بعد میں تحریک طالبان کے احیاء اور اس کے پنپنے' پھیلانے میں اس مادر علمی نے اپنے لائق فرزندوں کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی کی ہے اور تاہنوز جاری ہے۔

عظمتِ حقانیہ

بقول بعض اولیاء اللہ کے، ہم نے استخارہ میں دارالعلوم حقانیہ کے گیٹ پر قرآنی الفاظ ﴿وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ ''اور جو شخص اس میں داخل ہو وہ امن والا ہو جاتا ہے'' لکھے ہوئے دیکھے جو کہ یقیناً اس عظیم اسلامی مرکز کی حقانیت پر تائید خداوندی کا کھلا ثبوت نظر آتا ہے۔ آج دنیا بھر کی میڈیا سروسز اور انٹرنیشنل نیوز ایجنسیاں وائس آف امریکہ، بی بی سی، سی این این وغیرہ حضرت شیخ الحدیث کے قائم کردہ عظیم علمی و روحانی مرکز دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کو اسلامی تحریکوں اور خصوصاً طالبانِ افغانستان کی تربیتی یونیورسٹی کے نام سے پکار رہی ہیں۔ زمانہ معترف ہے کہ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث کی روحانی اولاد اور دیگر بزرگ اساتذہ کرام و شیوخ نے کبھی مجاہدین طالبان کی جنگی و عسکری تربیت اسلحہ سے نہیں کی بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت کی ہے اور ان طلبہ کو عملی زندگی میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کا درس ضرور دیا ہے، جس کا ثمرہ آج تمام دنیا پر عیاں اور روز روشن کی طرح واضح ہے۔ حضرت دادا جان شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبدالحق جیسی انقلابی شخصیات اور روحانی ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

چشمِ حق بیں اندریں عصرِ جدید
ہمسرِ مولانا عبدالحق نہ دید!

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے بعض ذاتی اور مالی و معاشی کوائف پر مشتمل

حسابِ کم و بیش

کا نیا ایڈیشن جسے update کرنے کی خاطر امیر تنظیم کی چار صفحات پر مشتمل ایک تازہ تحریر ''پس نوشت'' اور نائب امیر کا تحریر کردہ مختصر ''ضمیمہ'' کا اضافہ کر دیا گیا ہے، چھپ کر آ گیا ہے اور مکتبہ انجمن سے حاصل کیا جا سکتا ہے

دبیز سفید کاغذ، صفحات 68، عمدہ طباعت، قیمت فی نسخہ -/15 روپے